جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت

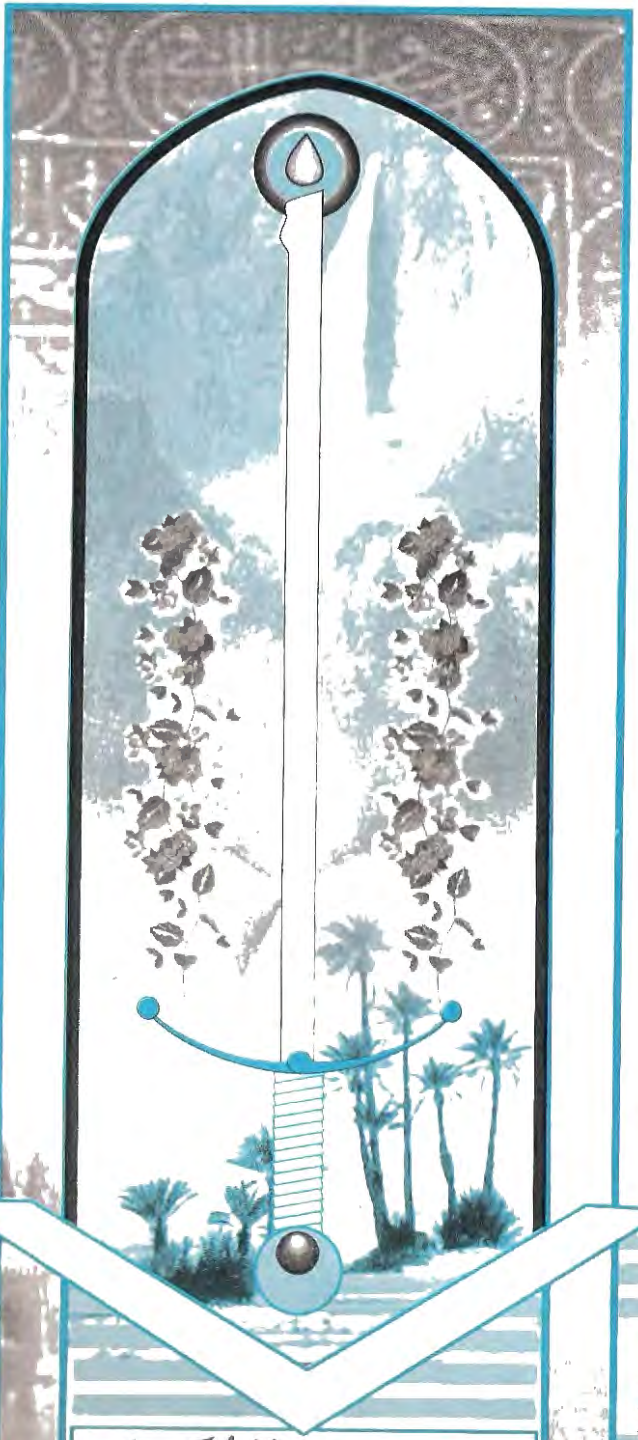

از قلم ابو عثمان حافظ محمد اکرام

دار القلم
پبلیکیشنز

ہندوستان کے خلاف جہاد کی فضیلت

ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے آزاد کر دیا ہے۔ ایک گروہ جو ہندوستان کے خلاف جہاد کرے گا اور دوسرا گروہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف لڑے گا۔''

(مسند احمد)

میرا موضوع تو وہی ہے جو آپ نے ٹائٹل پر پڑھ لیا۔ یعنی ''جہاد فی سبیل اللہ میں مال خرچ کرنے کی فضیلت''، لیکن اس کو بیان کرنے سے پہلے جہاد جیسے عظیم مشن کے فضائل ضمنی طور پر دیکھیں گے۔

فضائل جہاد

قرآن مجید میں جہاد سے متعلقہ سات سے آٹھ سپارے ہیں (تقریباً)۔ سورتوں کی سورتیں، رکوع کے رکوع جہاد پر مشتمل ہیں۔ اس کے فضائل اس کے مسائل۔ اس جہاد سے باغی منافقین کا تذکرہ، اس کو اپنانے والے نیک لوگوں کا ذکر خیر۔۔۔۔ غرض کسی اور مسئلہ پر اتنی تفصیل نہیں ملتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ○ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○ (النساء: آیت 96-95)

وہ مومن جو بغیر عذر کے جہاد سے پیچھے بیٹھ رہتے ہیں اور وہ مجاہدین جو اس کے راستے میں مال اور جان سے جہاد کرتے ہیں۔ یہ دونوں برابر نہیں ہیں۔ مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت دی ہے۔ نیک وعدہ تو سبھی سے ہے لیکن مجاہدین کو اللہ نے فضیلت بخشی ہے اور بیٹھ رہنے والوں کی نسبت اجر عظیم سے نوازا

ہے۔ درجات میں، مغفرت میں اور رحمت میں اور اللہ تو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ان درجات کی وضاحت پیارے پیغمبر ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ جنت میں سو درجات ہیں۔ جو مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے ہیں۔ ہر درجے میں اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ زمین و آسمان میں ہے۔ (مسلم)

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ط وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○ (النساء: آیت 74)

جو کوئی دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ دینا چاہتا ہو اسے چاہیے کہ اللہ کے راستے میں قتال (جہاد/جنگ) کرے۔ تو جو قتال فی سبیل اللہ کرے گا وہ شہید ہو جائے یا غالب آجائے (دونوں صورتوں میں) اللہ اسے اجر عظیم سے نوازے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کی اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلتا ہے تو میں ایسے شخص کو ثواب یا غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں یا اسے (شہادت دے کر) جنت میں داخل کر دوں گا۔ (بخاری و مسلم)

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ لا

اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ط وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ o يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ o خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ o (التوبہ: آیت 19 تا 22)

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی تعمیر و ترقی کو اس کے برابر سمجھ لیا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور آخرت پر یقین رکھے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرے؟ اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں مال اور جان سے جہاد کیا۔ وہ اللہ کے نزدیک اونچے درجے والے ہیں اور وہی مراد پانے والے ہیں۔ ان کا رب انہیں رحمت اور خوشنودی اور ایسے باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جن کے اندر دائمی نعمتیں ہوں گی۔ جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا مسجد الحرام میں لیلۃ القدر میں حجر اسود کے پاس اگر کوئی ساری رات قیام کرے تو جہاد فی سبیل اللہ کے اندر ایک ساعت (گھڑی) گزارنا بہتر ہے۔ (صحیح ابن حبان)

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ق وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ o (التوبہ: آیت 111)

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں، جنت

کے بدلے میں کہ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، پھر قتل کرتے بھی ہیں اور قتل ہو بھی جاتے ہیں۔ یہ سچا وعدہ تورات، انجیل اور قرآن میں ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے۔ سو تم اس سودے پر خوشیاں مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے قالب میں قندیوں کے اندر ہیں جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہیں اور جنت میں جہاں چاہتی ہیں پھرتی ہیں۔ اور واپس اپنی قندیوں میں آرہتی ہیں اور خواہش کرتی ہیں کہ اللہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دے کہ ہم دوبارہ تیرے راستے میں کٹ جائیں۔ (صحیح مسلم)

سہیل بن سعد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں خود کو میرے لئے وقف کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

ابو عبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوئے تو اس پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ (صحیح مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جو شخص بھی اللہ کے راستے میں زخمی ہو جاتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے جسم سے خون بہہ رہا ہوگا۔ جس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا۔ لیکن خوشبو کستوری کی سی ہوگی۔ (صحیح بخاری)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

کہ اللہ کے راستے میں شہید ہونا۔تمام گناہوں کا کفارہ ہے سوائے قرض کے۔(صحیح مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے نہ جہاد کیا اور اس کے دل میں جہاد کا خیال آیا تو وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔(صحیح مسلم)

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ دو آنکھیں دوزخ کی آگ سے محفوظ ہوں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتی رہی۔(جامع ترمذی)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

کوئی ایسا عمل بتلایئے جو جہاد کے برابر ہو۔آپ ﷺ نے فرمایا میں ایسا کوئی کام نہیں پاتا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو یہ کرسکتا ہے کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تو مسجد میں جائے اور برابر نماز میں کھڑا رہے ذرہ دم نہ لے۔ برابر روزہ رکھے ناغہ نہ کرے۔اس نے کہا بھلا ایسا کون کرسکتا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجاہد کا گھوڑا جو رسی میں بندھا زغن مارتا ہے تو مجاہد کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔(صحیح بخاری)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔(سنن نسائی)

غرض جہاد عزتوں، رفعتوں اور بلندیوں سے نوازتا ہے۔ یہ غلبے کا راستہ ہے، کامیابی کا

سنہری دروازہ ہے۔امت مسلمہ کی مردہ رگوں میں زندگی کی ہر دوڑانے اور دلوں میں تازہ ولولہ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔امت مسلمہ کی ذلت وادبار اور زبوں حالی کا واحد علاج ہے۔امت مسلمہ کی عظمت رفتہ کی بازیابی اور اس کے روشن مستقبل کا راستہ ہے۔ یہ جہاد امن قائم کرتا ہے۔ یہ دہشت گردی نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں 87 مہمات روانہ فرمائی۔صحابہ کی تمام تر زندگیاں اسی راستے کے لئے وقف تھیں۔ یورپ اور افریقہ تک، ایشیا اور بحر اٹلانٹک تک صحابہ پھیل گئے۔ وہ نہ اپنے بڑھاپے کو دیکھتے اور نہ اپنے بچپن کو، نہ اپنے لنگڑے پن کو دیکھتے اور نہ نابینے پن کو۔ وہ نہ خشکی کو دیکھتے نہ پانی کو۔بس وہ مظلوموں کا بدلہ لینا جانتے تھے۔اللہ کے دین کا غلبہ چاہتے تھے۔مسلمانوں میں اپنی سازشیں بھی پیدا ہوئیں لیکن ان کی تلواروں کا رخ کافروں اور اغیارِ باطل کی طرف ہی رہا۔ان کا مال واسباب جہاد فی سبیل اللہ میں ہی صرف ہوتا رہا۔

صدیوں سے ہماری تاریخ گواہ ہے۔ جہاد جب بھی ہوا مسلمان فتح یاب ہوئے۔قوتیں، حکومتیں اور آزادیاں مسلمانوں کو ملی اور جب بھی جہاد ترک ہوا، سب کچھ مسلمانوں سے چھن گیا۔خلافت بھی قائم ہوگی تو جہاد فی سبیل سے معیشت بھی درست ہوگی تو جہاد فی سبیل اللہ سے۔(ان شاء اللہ)

قرآن مجید کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۙ ۝ (الصف: آیت 11-10)

اے اہل ایمان کیا میں تم کو ایسی تجارت نہ بتلا دوں جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دلا دے۔ سو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اپنے مال اور جان سے اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں جنت میں داخل کرے گا، جس کے نیچے نہریں جاری ہیں اور پاکیزہ مکانات ہمیشگی کی جنت میں، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

آلاتِ حرب وضرب کی تیاری، قوت و طاقت کا انحصار اور رباط الخیل (گھوڑے تیار رکھنا) وغیرہ جہاد بالمال سے ہی متعلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جگہ جگہ جانی جہاد کے ساتھ مالی جہاد کا ذکر فرمایا۔ اپنے رسول کی نصرت وحمایت اور دین اسلام کی بلندی کے مقاصد کی تکمیل پر اہل اسلام کو ابھارتے ہوئے ارشاد فرمایا:

انْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (التوبہ: آیت 41)

نکلو ہلکے ہو یا بوجھل اور اللہ کے راستے میں مال اور جان سے جہاد کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

یہ مال کے ساتھ جہاد دراصل جانی جہاد کی لازمی شرط ہے۔ اس لئے امت کے ہر فرد کو ضروری قرار دیا۔ ارشاد ہے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ ۝ (الانفال: آیت 60)

اور تم لوگ، جہاں تک تمہارا بس چلے، زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلہ کے لیے مہیا رکھو تا کہ اس کے ذریعہ سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعداء کو خوف زدہ کر دو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝ (الحدید: آیت 11)

کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے پس اللہ تعالیٰ اس کو کئی گنا بڑھا دے گا اور اس کے لئے عزت والی روزی ہے۔

کبھی اللہ تعالیٰ جھنجوڑتے ہوئے یوں ترغیب دیتے ہیں۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.... (الحدید: آیت 10)

تمہیں کیا ہو گیا ہے تم اللہ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے۔

سورۃ القتال میں اللہ تعالیٰ بخیل اور کنجوسی کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ یَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ یَّبْخَلْ فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ (محمد: آیت 38)

ہاں سن لو تم وہ لوگ ہو جن کو اللہ کی راہ میں (جہاد فنڈ) خرچ کرنے کے لئے پکارا جاتا ہے تو تم میں بعض بخل کرنے لگے جاتے ہیں۔ اور جو کوئی بخل کرے گا تو نقصان اس کا اپنا ہی ہوگا۔

سورۃ الانفال جہادی سورت ہے اس میں اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں خرچ کرنے والوں کو

بہترین اجروثواب کا وعدہ کرتے ہیں۔

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○ (الانفال: آیت 60)

تم اللہ کی راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے تو تمہیں پورا پورا بدلہ لوٹا دیا جائے گا اور تم پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔

اللہ کی راہ میں رکے ہوئے تنگ دست مہاجرین اور مجاہدین مال کے حق دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ ○ (البقرہ: آیت 273)

صدقات ان فقراء کا حق ہے، جو اللہ کی راہ میں رکے ہوئے ہیں (محصور ہیں) زمیں میں چلنے پھرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

اس آیت کی مزید تشریح اور وضاحت یہ آیت بھی کر رہی ہے۔

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ج ○ (الحشر: آیت 8)

اموال ان فقیر مہاجروں کا حق ہے جو اپنے شہروں اور مالوں سے نکال دیئے گئے۔ وہ اللہ کا فضل اور رضامندی تلاش کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی (جہاد کے ساتھ) نصرت کرتے ہیں۔ یہی سچے مومن لوگ ہیں۔

ان دو آیتوں میں کس طرح کے مجاہدین اور مہاجرین اور محصورین پر خرچ کرنے کا حکم ہو رہا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی۔ اور اللہ کی راہ میں (کافر کا) خون بہایا۔ میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ان صحابہ میں شامل تھا جن کو کھانے کے لئے درختوں کے پتے کیکر کی چھال اور جھاؤ کے درخت کے سوا کچھ نہ ملتا حتیٰ کہ ہم میں سے ہر کوئی بکری کی طرح خشک مینگنیاں کرتا تھا۔

(صحیح بخاری، مسلم، ترمذی)

زکوۃ کے آٹھ مصارف ہیں ان میں سے ایک جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ ارشاد ہے۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (توبہ آیت 60)

صدقات صرف فقراء، مساکین، صدقہ جمع کرنے والے افراد (مؤلفین) نومسلم کی حوصلہ افزائی۔ غلاموں کے آزاد کرانے۔ مقروض لوگوں، مجاہدین اور مسافروں کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا ہے۔

اس آیت میں مجاہدین کے لئے لفظ فی سبیل اللہ استعمال ہوا ہے کیونکہ باقی کام بھی فی سبیل اللہ ہی تھے۔ یہ لفظ عام طور پر مجاہدین کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔

مالی جہاد کا واجب ہونا اور جاری وساری رہنا

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ

وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ○ (البقرہ: آیت 195)

اور اللہ کی راہ (جہاد کے لئے) مال خرچ کرو۔ اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اور احسان کرو۔ یقیناً اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

یہ آیت کب نازل ہوئی۔ اس کا شان نزول کیا ہے آیئے دیکھتے ہیں۔

ابوعمران اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم روم کے شہر قسطنطنیہ میں مصروف جہاد تھے کہ رومیوں نے ہماری طرف ایک بہت بڑا لشکر نکالا۔ چنانچہ مسلمانوں کی طرف سے بھی اس کے برابر یا زیادہ تعداد میں مجاہدین نکل پڑے۔ اسی دوران مسلمانوں میں سے ایک شخص رومیوں کے لشکر پر اکیلا حملہ آور ہوا۔ حتی کہ ان کے درمیان گھس گیا! تو لوگوں نے کہا سبحان اللہ! یہ تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے (اسی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے) اس پر سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بولے کہ لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کر رہے ہو۔ حالانکہ یہ ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت بخشی اور اس کے حامیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی۔ ہم میں سے بعض نے رسول اللہ ﷺ سے معاملہ خفیہ رکھتے ہوئے بعض کو یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت و شوکت عطا فرمادی ہے۔ اس کے حامیوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اور ہمارے کاروبار جہادی مصروفیت کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں۔ لہذا کیوں نہ ہم اپنے گھر بار اور کاروبار میں لگ جائیں۔ تاکہ اس نقصان کی اصلاح کر سکیں۔ تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی اپنے مال اللہ کی راہ یعنی جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ لہذا جانوں کی ہلاکت اور تباہی تو یہ ہے کہ ہم اپنے مویشیوں اور مال و دولت میں رہ کر ان کی نشوونما میں لگ جائیں اور جہاد کو ترک کر دیں۔ (روای کہتے ہیں) اس لئے ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ گھر سے نکل کر مسلسل جہاد میں مصروف رہے حتی کہ ان کو سرزمین روم کے شہر (قسطنطنیہ / موجودہ استنبول) میں دفن کیا گیا۔ (ترمذی، نسائی، ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ اپنے راستے میں خرچ کیا گیا مال اخلاص وتقویٰ کی بدولت بڑھاتے ہیں۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ط وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرہ آیت 261)

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک دانہ ہے جو سات سٹے اگاتا ہے ہر ایک میں سو دانہ ہوتا ہے اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔

اس آیت کی تشریح یہ حدیث بھی کر رہی ہے۔

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) کوئی چیز خرچ کرے تو اس کے لئے وہ چیز سات سو گنا بڑھا دی جاتی ہے۔

(جامع ترمذی۔ سنن نسائی)

کتنے ہی مجاہدین ایسے ہوتے ہیں جو نادار، غریب اور تنگ دست ہوتے ہیں۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے مکمل طور پر نیک نیت اور خالص ارادہ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ جو اپنے اخراجات سے نہ ٹریننگ کر سکتے ہیں نہ سامان حرب وضرب خرید سکتے ہیں۔ اور وہ اس مجبوری اور محرومی پر نہایت افسردہ اور غمگین ہیں۔ ان کی آنکھیں شدت غم سے اشکبار ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر جہاد کے وسائل دے دیئے جائیں تو کیا ہی خوب ہو اور جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب بھی مل جائے۔ ایسے لوگوں کے بارے قرآن نقشہ کھینچتا ہے۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا

يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ط مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۙ○ وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ص تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ط○ (التوبہ: آیت 92-91)

ان لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں (جہاد میں شریک نہ ہونے کا) جو ضعیف ہیں اور نہ ان لوگوں پر جو زادراہ نہ پاتے ہوں۔ بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیرخواہی کے جذبات رکھتے ہوں۔ ایسے نیک لوگوں پر الزام کا کوئی راستہ نہیں۔ اور اللہ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور نہ ہی ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے کہ وہ تیرے پاس آتے ہیں اس غرض سے کہ تو ان کو جہاد کے لئے سواری فراہم کرے۔ تو اس وقت آپ کہتے ہیں کہ میرے پاس سواری نہیں۔ جس پر تمہیں سوار کردوں پھر وہ واپس جاتے ہیں تو ان کی آنکھیں آشکبار ہوتی ہیں۔ اس غم سے کہ اس کے پاس زادراہ نہیں ہے۔

مال خرچ کرنا جہاد فی سبیل اللہ میں کتنا اہمیت کا حامل ہوسکتا ہے کہ جو اس کی طرف راہنمائی بھی کردے تو بھی اجر میں برابر کا شریک ہے۔

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہتا ہے۔ میری سواری ہلاک ہوگئی ہے مجھے (جہاد کے لئے) سواری فراہم کیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ میں اس آدمی کا پتہ اس کو بتا دیتا ہوں۔ جو اس کو سواری فراہم کرسکتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خیر کی طرف کسی کی راہنمائی کرے گا تو اسے نیکی کرنے والے کے برابر اجر حاصل ہوگا۔ (صحیح مسلم)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی اسلم قبیلے کا ایک نوجوان عرض کرتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔لیکن اس کا ساز وسامان نہیں رکھتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا فلاں شخص کے پاس چلے جاؤ۔اس نے جہاد کا ارادہ کیا تھا لیکن بیمار ہوگیا۔ چنانچہ وہ شخص اس کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ ﷺ آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں اپنا سامان جہاد مجھے دے دو تو اس نے بیوی سے مخاطب ہوکر کہا میرا سارا سامانِ جہاد اس شخص کو دے دو۔اس میں سے کوئی چیز نہ رکھنا۔اللہ کی قسم اگر کوئی چیز رکھو گی تو اس میں کوئی برکت نہ ہوگی۔(صحیح مسلم)

احادیث کی روشنی میں

اب ہم جائزہ لیتے کہ جہاد کی نبی ﷺ نے جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنے کی ترغیب کس طرح دلائی۔

زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز وسامان دیا تو گویا اس نے بھی جہاد کیا۔اور جس شخص نے ورثاء شہدا کی کفالت کی اس نے بھی جہاد کیا۔(بخاری ومسلم)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نہ جہاد کیا، نہ کسی مجاہد کو سامان دیا اور نہ کسی مجاہد کے (شہید ہونے) کے بعد اس کے اہل وعیال کی ضروریات کا خیال رکھا تو قیامت سے پہلے اللہ اس کو کسی شدید قسم کی تکلیف میں گرفتار کرے گا۔(سنن ابی داؤد)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، جہاد کرنے والے کو (صرف) جہاد کرنے کا ثواب ملے گا۔اور جو کسی مجاہد کو ساز وسامان دے گا تو اس کو جہاد کا ثواب بھی ملے گا اور ساز وسامان کے خرچ کرنے کا بھی۔(سنن ابی داؤد)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے گھوڑا وقف کیا تو اس گھوڑے کا کھانا پینا اس کا گوبر اور اس کا پیشاب میزان میں تولا جائے گا۔ (صحیح بخاری)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ کے راستے میں ایک جوڑا (کسی بھی چیز کا) خرچ کرے تو اس کو قیامت کے دن جنت کے ہر دروازے کے داروغہ ان کو بلائیں گے کہ ادھر سے آؤ ادھر سے آؤ۔ (صحیح بخاری)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص لگام والی اونٹنی لایا اور کہا کہ یہ اللہ کے راستے میں ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی۔ وہ سب لگام والی ہوں گی۔ (یعنی جو مال دو گے ویسا ہی زیادہ کر کے دیا جائے گا)۔ (صحیح مسلم)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا۔ مشرکین کے ساتھ جہاد کرو اپنے مال کے ساتھ اپنی جان کے ساتھ اور اپنی زبان کے ساتھ۔ (ابو داؤد۔ نسائی۔ دارمی)

خریم بن فاتک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا اجر و ثواب اس کے نامہ عمل میں ثبت ہوگا۔ (ترمذی، نسائی)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے منبر پر نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ دنیا کا مال ہرا بھرا اور شریں ہے اور ایک مسلمان کا یہ اچھا دوست ہے۔ بشرطیکہ اس کو اللہ کی راہ اور جہاد میں خرچ کرے اور یتیموں اور محتاجوں میں خرچ کرے۔ (صحیح بخاری)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ لوگوں میں سے افضل کون ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مسلمان جو اللہ کے راستے میں جان اور مال سے جہاد

کرے۔ (صحیح بخاری)

صحابہ کرام کا جہاد میں مال خرچ کرنا

صحابہ کرام جن کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد بار آئیڈیل قرار دیا۔ وہ نیکیوں میں، بالخصوص اللہ کی راہ میں مال لوٹانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جایا کرتے تھے۔ کافی معروف واقعہ ہے۔

غزوہ تبوک کے موقع پر پیارے نبی ﷺ نے جہاد فنڈ کی اپیل کی حالات کافی سخت تھے۔ آزمائش بھی بہت زیادہ تھیں۔ مثلاً سفر دور کا تھا، پھل پکے ہوئے تھے گرمی کا موسم تھا وغیرہ تو ایسے حالت میں خرچ کرنا اور بھی اہمیت کا حامل تھا۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ ہر بار یار غار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔ ہمیشہ وہی سبقت لے جاتے ہیں۔ اب کی بار میں آگے نکل جاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے گھر کے سامان کو دو حصوں میں ڈھیر کیا اور ایک ڈھیر اٹھایا۔ رسول کائنات ﷺ کے پاس اللہ کی راہ میں پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا عمر رضی اللہ عنہ گھر کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اتنا ہی۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سامان لے کر آئے۔ پیارے نبی ﷺ نے ان سے بھی یہی پوچھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کیا چھوڑ آئے ہو؟ تو انہوں نے کہا گھر میں اللہ اور رسول ﷺ کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔ عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو دیئے اور کہا کہ اللہ کی قسم ہم جس نیکی کی طرف لپکتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کو آگے ہی پاتے ہیں۔ (جامع ترمذی)

غزوہ تبوک ہی تھا جب خلیفہ سوم، دو ہرا داماد رسول ﷺ شہید مظلوم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا جذبہ انفاق فی سبیل اللہ دیکھنے کے قابل تھا۔

ذرہ چشم تصور سے دیکھئے کہ جیش عسرہ (تنگی کا لشکر) غزوہ تبوک کی تیاری ہو رہی ہے۔

سخت گرمی کا موسم ہے۔ وقت کی سپر پاور سلطنت روم سے ٹکراؤ ہے۔ مسجد نبوی میں جہاد فنڈ جہادی نبی ﷺ اکٹھا فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ ترغیب دلا رہے ہیں۔ اسلحہ، سواریاں، سامان بچاؤ خوراک وغیرہ کے انتظامات فرما رہے ہیں۔ اس موقع پر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میری طرف سے ایک سو اونٹ باساز و سامان حاضر ہیں۔ نبی ﷺ پھر لوگوں کو ترغیب دلاتے ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میری طرف سے مزید ایک سو اونٹ باساز و سامان حاضر ہیں۔ نبی ﷺ مزید ترغیب برائے جہاد فنڈ دلاتے ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے بار بار اونٹ وقف کئے۔ حتی کہ تعداد نو سو اونٹوں تک جا پہنچی۔ تو اس موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ تو آج کے بعد کوئی عمل نہ بھی کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

یہی نہیں بلکہ ایک ہزار دینار ایک تھیلی میں بھر کر نبی اکرم ﷺ کی جھولی میں ڈال دیتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ اس جہاد فنڈ کو دیکھ کر اتنا خوش ہوئے کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک خوشی سے سرخ ہو گئے۔ (جامع ترمذی۔ مسند احمد)

اس کے علاوہ گھوڑوں اور اسلحہ کے بارے میں روایات ملتی ہیں۔ اگر آج کے دور کے حساب سے رقم کا تخمینہ لگایا جائے تو کروڑوں میں بات جائے گی، جو انہوں نے ایک مجلس میں خرچ کیا۔

اسی غزوہ تبوک کے سلسلہ میں شاہ ولی اللہ دہلوی نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت نقل کی ہے کہ تبوک کے سفر میں جتنی بھوک پیاس اور سواری کی تکلیف درپیش آئی۔ اتنی کسی دوسرے غزوے میں نہیں آئی۔ دوران سفر ایک مرتبہ سامان خورد و نوش ختم ہو گیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے مناسب سامان اونٹوں پر لاد کر حضور ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا۔ اونٹوں کی تعداد اتنی کثیر تھی کہ ان کی وجہ سے دور سے تاریکی نظر آتی تھی۔ چنانچہ اونٹوں کو بیٹھایا

گیا سامان اتارا گیا تو آپ نے تین مرتبہ یہ فقرہ دہرایا کہ اے اللہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہو گیا تو بھی عثمان رضی اللہ عنہ سے راضی ہو جا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہ تھا تو اس نے جا کر ساری رات یہودی کے باغ میں مزدوری کی تو صبح اس نے دو کلو کھجوریں دیں۔ تو اس صحابی نے آدھی گھر دے دیں اور آدھی بارگاہ رسالت میں پیش کر دیں۔ تو نبی رحمت ﷺ نے وہ تمام کھجوریں تبرک کے طور پر سارے مال پر بکھیر دیں۔

سب سے پیاری چیز اللہ کے راستے میں خرچ کرنا

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ o (البقرہ: آیت 92)

تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنھیں تم عزیز رکھتے ہو اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اللہ اس سے باخبر ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار میں سے سب سے مال دار ابوطلحہ تھے۔ وہ اپنے تمام مال میں سے ''بیرحا'' نامی باغ کو سب سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ نبی ﷺ بھی اس باغ میں جایا کرتے تھے۔ اس کے کنویں کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے یہ باغ ہی سب سے زیادہ عزیز ہے۔ تو اب سے یہ اللہ کے راستے میں وقف ہے۔ آپ کو اختیار ہے، جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔ (بخاری و مسلم۔ مسند احمد۔ موطا امام مالک)

عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے

رسول ﷺ میرا سب سے عزیز اور بہتر مال وہ ہے۔ خیبر میں میری زمین ہے۔ میں اس کو صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا زمین اپنے پاس رہنے دو اور اس کی پیداوار کو صدقہ کرتے جاؤ۔ (بخاری و مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

زکوۃ ادا نہ کرنے کی سزا

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝ (التوبہ: آیت 35-34)

جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر دی دیجئے۔ جس دن اس خزانے کو آتش دوزخ میں تپایا جائے گا اور پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور کمریں داغی جائیں گی۔ (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ خزانہ جیسے تم جمع کر کے رکھتے تھے۔ پس اپنے خزانوں کا مزہ چھکو۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا نہیں کرتے۔ کچھ کو اس کے متعلق پتہ ہی نہیں ہوتا اور کچھ جان بوجھ کر ادا نہیں کرتے۔ اگر ان کو کہا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم فقیروں وغیرہ کو (پانچ، دس روپیہ) دیتے رہتے ہیں۔ وغیرہ تو یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ زکوۃ نہ دینے کی وعید بہت شدید ہے۔

اور یاد رہے کہ مجاہدین کو زکوۃ ادا کرنے سے اپنی زکوۃ بھی ادا ہو جاتی ہے۔ اور ایک طرح سے اپنے گھر میں ہی رہتی ہے۔ کیوں کہ مجاہدین اپنے گھر کی حفاظت کر رہے ہیں۔ ہمارا ہی کام

ہے جو وہ ادا کر رہے ہیں۔ ہماری اپنی ہی عزتوں کو محفوظ کر رہے ہیں۔ ہماری اپنی ہی دوکانوں، مکانوں اور جائیدادوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مجاہدین کو زکوۃ ادا کرنے سے زکوۃ کی ادائیگی کے ثواب کے علاوہ جہاد فی سبیل اللہ کا ثواب بھی مل جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن آگ کی تختیوں جیسا بنا دیا جائے گا اور اس سے ،اس کی پیشانی پہلو اور کمریں داغی جائیگی۔ پچاس ہزار سال تک لوگوں کے فیصلے ہو جانے تک اس کا یہی حال رہے گا پھر اسے اس کی منزل دکھادی جائے گی۔ جنت یا جہنم۔ (صحیح مسلم۔ابوداؤد۔احمد ابن حبان)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے زکوۃ ادا کی تو اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا۔ جس کے سر پر دو سیاہ نقطے ہوں۔ وہ اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔ وہ کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ (صحیح بخاری)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ توفیق عنائت فرمائے کہ ہم رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں مین اپنے صدقات، خیرات، زکوۃ وفطرانہ مجاہدین کو دیں اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر اپنے جانوروں کی کھالیں اس عزم سے جہاد میں وقف کریں کہ ہماری کھالیں بھی حاضر ہیں۔ اے اللہ تو قبول فرمالے، تاکہ ہماری مساجد اور مدارس محفوظ ہو جائیں۔ جب جہاد چھوڑا تو سمرقند و بخارا اور ہندوستان و ہسپانیہ کی مساجد کا حال ہمارے سامنے ہے۔ جس نبی کا رعب ایک ماہ کی مسافت تک تھا اس کے خاکے شائع کئے گئے۔

اے اللہ! مجاہدین کی مدد فرما۔

اے اللہ! مجاہدین کو غلبہ عطا فرما۔

اے اللہ! مجاہدین کو قید و بند سے نجات عطا فرما۔

اے اللہ! مجاہدین کی مالی مشکلات حل فرما۔

اے اللہ! مجاہدین کے دشمنوں کو ہلاک و برباد فرما۔

اے اللہ! مجاہدین کو عزت عطا فرما ذلت سے بچا۔

مولف کی دیگر کتب

ریاض التوحید (حصہ اول)	ریاض التوحید (حصہ دوم)
ریاض الایمان (حصہ اول)	ریاض الایمان (حصہ دوم)
ریاض الاطفال (بچوں کیلئے)	ریاض الشباب (نوجوانوں کے لئے)
غلیظ ترین گناہ خوفناک انجام (قوم لوط کی برائی کے متعلق)	

چھوٹے کتابچے

جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کرنے کی فضیلت	
اسلام کے دو سنہری اصول	حفظ القرآن کس کس کی کیا ذمہ داری؟
کسی کلمہ گو سے بزور قوت لڑنا جائز نہیں	سنن مجحورہ

دار القلم

1463۔ سا گر روڈ، چوک لونیاں منڈی، صدر کینٹ لاہور

0322-4866850

INSIDE GRAPHICS Cell: 0321-4032293